جلد ۲۶ | مورخہ ۲۲ محرم سنہ ۱۳۵۷ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۶۹

پنجاب اسمبلی میں پردہ کا ذکر ناموزون رنگ میں

۲۱ مارچ کو پنجاب اسمبلی میں جب آئندہ سال کے لئے صحتِ عامہ کے اخراجات برائے منظوری پیش ہوئے۔ تو اس پر بڑی گرما گرم بحث ہوئی۔ مخالف فریق نے اس مطالبۂ زر میں سے ایک سو روپیہ کم کرنے کی تحریک اس بناء پر کی کہ محکمہ صحتِ عامہ کا کام خوش اسلوبی سے انجام نہیں پا رہا۔ نیز محکمہ مذکور میں ضبط اور مناسب نگرانی نہیں ہے:۔

اس بحث میں فریقِ مخالف کی طرف سے پنجاب کے دیہات کی حالت پیش کر کے کہا گیا۔ کہ حکومت صحتِ عامہ کے لئے لکھو کھہا روپیہ خرچ کرتی ہے۔ لیکن دیہات میں حالت بدتر ہوتی جاتی ہے دیہات کے مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو نہ دوائی ملتی ہے۔ نہ کپڑا۔ اگر حکومت دیہات کی غریبی اور گندگی کو دور نہیں کر سکتی۔ تو اسے مستعفی ہو جانا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں جب یہ کہا گیا۔ کہ پنجاب میں اموات کی رفتار دنیا بھر سے زیادہ ہے تو حکومت کی طرف سے اس کا یہ جواب دیا گیا۔ کہ پنجاب میں اگر رفتارِ اموات تمام دنیا سے زیادہ ہے۔ تو آبادی بڑھنے کے لحاظ سے بھی دنیا میں اول نمبر پر ہے۔ اور اموات کی رفتار زیادہ ہونے کی یہ وجہ ہے۔ کہ عورتیں بچے جننے وقت زیادہ مرتی ہیں۔ بد رسُوم کی وجہ سے اموات زیادہ ہوتی ہیں۔ بچپن کی شادی اور پردہ اموات کی زیادتی کا باعث ہے:۔

قطع نظر اس سے کہ مخالف پارٹی نے اپنے دعوٰے کے ثبوت میں جو کچھ کہا۔ حکومت اس کو رد کر سکی۔ یا نہیں۔ پردہ کا ذکر جس رنگ میں کیا گیا ہے۔ اسے ہم قطعاً نامناسب اور ناموزون سمجھتے ہیں یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ مسلمان خواتین کے لئے پردہ اسلام نے ضروری قرار دیا ہے۔ اور اس کا قرآن کریم میں اسی طرح حکم ہے۔ جس طرح دیگر مذہبی فرائض کا۔ اس صورت میں پردہ کی کوئی ایسی تشریح کئے بغیر جو اسلامی پردہ کی ذیل میں نہ آئے اور جس کی اسلامی تعلیم متحمل نہ ہو سکتی ہو۔ اسے اموات کی رفتار کو زیادہ کرنے کا ایک باعث قرار دینا قطعاً درست نہیں ہو سکتا۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ جہاں مسلمانوں کا ایک طبقہ پردہ کے متعلق اسلامی احکام کو کلیتہً نظر انداز کر کے موجودہ زمانہ کی رَو کے مطابق ایسی روش اختیار کر چکا ہے۔ جو از رُوئے اسلام قطعاً جائز نہیں۔ وہاں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو پردہ کے متعلق خود ساختہ پابندیاں عائد کر کے اسے بہت کچھ تکلیف دہ بنا چکے ہیں۔ چونکہ حسنِ اتفاق سے اسی پرچہ میں اسلامی پردہ کے متعلق ایک نہایت مدلل اور مبسوط مضمون شائع کیا جا رہا ہے۔ اس لئے اس کے مطالعہ کی طرف توجہ دلانا ہی کافی ہے ان حالات میں اس پردہ کی مذمت میں تو کچھ نہ کچھ کہا جا سکتا۔ جو آخر الذکر لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ لیکن نفسِ پردہ کی طرف کوئی معیُوب امر پیش کرنا یقیناً ان لوگوں کے لئے سخت تکلیف دِہ ہے۔ جو اسلام کے ہر حکم کو خدا تعالےٰ کی طرف سے سمجھتے ہیں۔ اور حق و حکمت پر مبنی یقین کرتے ہیں:۔

اسلام نے عورت کے لئے جس رنگ میں پردہ ضروری قرار دیا ہے۔ اس کے متعلق ہم دعوٰے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس سے خواتین کی صحت پر قطعاً کسی قسم کا مضر اثر نہیں پڑ سکتا۔ چنانچہ پنجاب اسمبلی کی ایک مسلمان خاتون ممبر نے جو پردہ کی پابندی کے ساتھ اسمبلی کے اجلاسوں میں شریک ہوتی اور تقریریں کرتی ہیں۔ جب دیکھا۔ کہ پردہ کی طرف ایک غلط بات منسُوب کی جا رہی ہے۔ تو جھٹ بول اٹھیں۔ کہ کہا گیا ہے پردہ لڑکیوں کو کمزور کرتا ہے۔ لیکن میں پردہ دار ہونے کے باوجود لاہور کی اکثر پردہ نہ کرنے والی عورتوں سے طاقتور ہوں۔ میں سپاہی کی طرح پانچ گھنٹے ہاؤس میں پردہ کے ساتھ بیٹھتی ہوں:۔

اس برجستہ جواب نے واضح کر دیا کہ پردہ فی نفسہٖ ایسی چیز نہیں۔ جو عورتوں کی صحت پر مضر اثر ڈال سکے۔ ہاں جس طرح ہر مفید سے مفید چیز کی افراط یا تفریط مضر ہوتی ہے۔ اسی طرح پردہ کے متعلق بھی ہو سکتا ہے۔ جس کی ذمہ واری پردہ پر عائد نہیں کی جا سکتی:۔

اس موقعہ پر ہم محترمہ مسز رشیدہ لطیف باجی صاحبہ کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جو نہ صرف اپنے عمل سے یہ ثابت کر رہی ہیں۔ کہ اسلامی پردہ مسلمان خواتین کے کسی قومی اور ملکی خدمت ادا کرنے میں حارج نہیں ہو سکتا۔ بلکہ انہوں نے اپنے قول سے بھی اسمبلی میں اسکی پُرزور حمایت کی اور اس کے متعلق غلط خیال رکھنے یا غلط خیال پیدا کرنے والوں یا والیوں کو معقول جواب دیا

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ مارچ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ حرارت ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ

یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ گزشتہ شب ۸ بجے جناب مرزا گل محمد صاحب رئیس قادیان کے ہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے دوسرا لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے ؛

آج بعد نماز مغرب مسجد محلہ دار الفضل میں بصدارت جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلےٰ نے "تبلیغ کی اہمیت" کے موضوع پر موثر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی نے انصار اللہ کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ پھر مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ فلسطین نے "جماعتی زندگی کے لئے تبلیغ ایک ضروری چیز ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور جلسہ دعا پر برخواست ہوا ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے

چند سوالات کے جواب

ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں چند سوالات لکھ کر بھیجے جو معہ جواب درج ذیل کئے جاتے ہیں :-

(۱) دن کے خواب میں بہ نسبت رات کے خواب کے کونسی خصوصیت ہے ؟

جواب۔ حقیقتاً کوئی فرق نہیں ہاں دن کا خواب عام لوگوں میں زیادہ تر پریشان ہوتا ہے۔ یعنی بوجہ دن کے شور کے دماغی خواب ہوتا ہے۔ رات کے خواب پر زیادہ یقین کیا جاسکتا ہے۔ مگر اولیاء اللہ کے دن رات برابر ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کو آسمانی خواب پہچاننے کا ملکہ ہوتا ہے ؛

(۲) خواب میں سانپ کی کیا تعبیر ہے ؟

جواب۔ دشمن۔ شیطان۔ پیٹ کے لمبے کیڑے

(۳) کیا موت کا وقت خدا نے مقرر کر دیا ہے ؟

جواب۔ وقت مقرر ہے بھی اور نہیں بھی۔ یعنی قانون نیچر کے ماتحت مقرر ہے اور بعض حدود کے اندر اسی قانون اور قانون شریعت کے ماتحت بڑھ بھی جاتا ہے۔ اور گھٹ بھی جاتا ہے۔ جیسے ہر جوتے ہر کپڑے کی ایک عمر ہوتی ہے۔ اچھے اور برے استعمال سے بڑھ بھی جاتی ہے۔ اور گھٹ بھی جاتی ہے۔ عمر میں زائد امر یہ ہے کہ قانون شریعت کے ماتحت بھی وہ بڑھ گھٹ جاتی ہے ؛

(۴) کیا ہر احمدی کے لئے شادی کرنا فرض ہے ؟

جواب۔ الٰہی حکم ہے۔ اس لئے ضروری ہے ؛

پرائیویٹ سکرٹری خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۳ مارچ ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنے والوں کے نام

ہندوستان کے مندرجہ ذیل اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۳۱۱	محمد نذیر صاحب	ضلع سیالکوٹ	۳۲۵	افتخار احمد صاحب	ضلع مراد آباد
۳۱۲	انور علی صاحب	،، نوابشاہ	۳۲۶	سید محمد مبارک علی صاحب	،، سیالکوٹ
۳۱۳	اہلیہ محمد بخش صاحب	،، انبالہ	۳۲۷	غلام محمد صاحب	،، گوجرانوالہ
۳۱۴	خدیجہ بی بی صاحبہ	،، پوری	۳۲۸	مسماۃ صالحہ خاتون صاحبہ	مونگھیر
۳۱۵	شیر زمان صاحب	،، نوابشاہ	۳۲۹	میاں جامال صاحب	کشمیر
۳۱۶	مرزا فضل احمد بیگ صاحب معہ بچگان	،، گورداسپور	۳۳۰	،، چاندی صاحب	،،
۳۱۷	مسماۃ صابرہ بی بی صاحبہ	،،	۳۳۱	مسماۃ آمنہ بیگم صاحبہ	پشاور
۳۱۸	،، گلاب بی بی صاحبہ	،،	۳۳۲	کریم بخش صاحب	ضلع میرپور ریاست جموں
۳۱۹	ناصر الدین صاحب	ضلع جالندھر	۳۳۳	پیر محمد صاحب	ضلع گورداسپور
۳۲۰	ذوالفقار علی صاحب	،، مراد آباد	۳۳۴	حکیم محمد منیر بارکی صاحب	،، ،،
۳۲۱	اہلیہ صاحبہ ،، ،،	،،	۳۳۵	محمد حسن صاحب	،، سہارنپور
۳۲۲	مسماۃ حاکم بی بی صاحبہ	،، منٹگمری	۳۳۶	اہلیہ صاحبہ محمد حسن صاحب	،،
۳۲۳	،، کلثوم بی بی صاحبہ	،، رائچور	۳۳۷	دختر محمد حسن صاحب	،،
۳۲۴	،، سارہ بی بی صاحبہ	،،			

مجلس مشاورت کا ایجنڈا بھیجدیا گیا

اندرون ہند کی تمام جماعتوں کو دفتر ہذا سے بجٹ ابھی طبع نہ ہونے کی وجہ سے صرف ایجنڈا مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء روانہ کر دیا گیا ہے۔ جن جن جماعتوں کو ایجنڈا نہ ملا ہو۔ وہ دفتر کو اطلاع دیں۔ تا ان کو بھی ایجنڈا روانہ کیا جاسکے۔ نیز جن جماعتوں نے ابھی تک نمائندگان کی اطلاع نہیں بھیجی۔ وہ جلد اپنے نمائندگان کی اطلاع حسب شرائط اعلان "الفضل" مورخہ ۸ فروری ۱۹۳۸ء دفتر کو بھیجدیں ؛

پرائیویٹ سکرٹری خلیفۃ المسیح الثانی قادیان

نفع مند کام

جو احباب کوئی روپیہ نفع پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ میں انہیں بعض ایسے کام بتا سکتا ہوں۔ جن میں تجارتی طریق پر روپیہ لگایا جاسکتا ہے۔ اور بعض ایسے طریق جن میں روپیہ جائداد کی کفالت پر قرض لیا جائے گا۔ اس آخر الذکر طور پر روپیہ انشاء اللہ ہر طرح محفوظ ہوگا۔ اور خاصہ نفع ساتھ لائے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے

فرزند علی عفی عنہ ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

تعلیم وتربیت

موجودہ برقعہ اور اسلامی پردہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے

افراط وتفریط

اسلام نے جو تعلیم پردہ کے متعلق دی ہے - اس کی تشریح اور تفصیل بڑی صراحت کے ساتھ ہمارے لٹریچر میں آچکی ہے - جس کے اعادہ کی اس جگہ ضرورت نہیں - صرف خلاصۃً اس قدر اشارہ کافی ہے - کہ جیسا کہ دوسرے امور میں اسلام کا قاعدہ ہے - اس نے پردہ کے معاملہ میں بھی ایک نہایت اعلےٰ وسطی تعلیم دی ہے جس میں ایک طرف تو عورت کی جائز آزادی اور اس کی صحت وغیرہ کے طبعی تقاضے کو پورا کیا گیا ہے - اور دوسری طرف ناواجب آزادی اور زینت کے برملا اظہار اور مرد و عورت کے آزادانہ خلا ملا کے نتیجہ میں جو خطرات پیدا ہوسکتے ہیں - ان کے انسداد کے لئے بھی مناسب تدابیر اختیار کی گئی ہیں - اس اسلامی تعلیم کے پیش نظر جس طرح آج سے کچھ عرصہ قبل کا پردہ جو ہندوستان کے اکثر مسلمان خاندانوں میں رائج تھا - وہ بوجہ زیادہ سخت ہونے کے افراط کی طرف مائل تھا - اسی طرح نئی روشنی کی بے پردگی جس میں اسلامی پردہ کی قیود کو بالکل ہی توڑ دیا گیا ہے - سراسر تفریط کیطرف مائل ہے - بلکہ اس کے لئے تو تفریط کا لفظ استعمال کرنا بھی درست نہیں ہے کیونکہ اس میں اسلامی تعلیم کو بالکل ہی پس پشت ڈال دیا گیا ہے ؎

اصلاحی تغیر میں ایک خطرہ

احمدیت کی غرض وغائت چونکہ دنیا کو صحیح اسلامی تعلیم پر قائم کرنا ہے - اس لئے دوسری بے شمار اصلاحوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رائج الوقت پردہ کے متعلق بھی اصلاح فرمائی - اور افراط وتفریط کی راہوں سے بچا کر احمدی مستورات کو اسلامی پردہ پر قائم کرنے کی کوشش کی - اس کوشش کا نتیجہ یہ بھی ہوا - کہ بہت سے نادان لوگ جو رائج الوقت طریق کو ہی صحیح اسلامی طریق سمجھنے لگ جاتے ہیں - اور گہرے مطالعہ کے عادی نہیں ہوتے وہ پردہ کے معاملہ میں احمدی مستورات کی نسبتی آزادی کو خلاف اسلام قرار دیکر اعتراض کرنے لگے - اور یہ اعتراضات اپنوں اور بیگانوں دونوں کی طرف سے ہوئے - ان اعتراضوں کی تو ہمیں پروا نہیں ہے - کیونکہ جو قوم دنیا میں اصلاح کے لئے اٹھتی ہے - اسے اس قسم کے اعتراضوں کا نشانہ بننا پڑتا ہے - مگر اس اصلاحی تغیر میں ایک خطرہ بھی پیدا ہوُا ہے - جس کا انسداد ضروری ہے - اور میرا یہ مختصر نوٹ اسی خطرہ کے ایک پہلو سے تعلق رکھتا ہے ؎

وہ خطرہ یہ ہے کہ اس اصلاحی قدم کے نتیجہ میں احمدی مستورات کا ایک قلیل حصہ اس عام قاعدہ کے ماتحت کہ انسان ایک انتہا سے ہٹ کر دوسری انتہا کی طرف مائل ہونے لگتا ہے پردہ کے معاملہ میں کسی قدر ناواجب آزادی کی طرف جھک رہا ہے - بدقسمتی سے اس میلان کو نئی روشنی کی بے پردگی کی زبردست رو نے اور بھی تقویت دے دی ہے - اس لئے اس بات کی اشد ضرورت ہے - کہ جماعت کا سمجھدار طبقہ اس نقص کی فوری اصلاح کی طرف توجہ دے - تاکہ ایسا نہ ہو - کہ جماعت کا کوئی حصہ ایک کم خطرہ والے افراط سے نکل کر ایک زیادہ خطرناک تفریط کے گڑھے میں جاگرے ؎

اصل اسلامی پردہ

اصل اسلامی پردے کا خلاصہ تین باتوں میں آجاتا ہے -

اول - غیر محرم مردوں کے سامنے عورت اپنے بدن اور لباس وغیرہ کی زینت کو چھپا کر رکھے - سوائے ایسے حصوں کے جن کا چھپانا عملاً ناممکن ہو اور زینت کے مفہوم میں قدرتی اور مصنوعی زینت ہر دو داخل ہیں -

دوم - غیر محرم مرد و عورت ایک دوسرے کی طرف نظر نہ اٹھائیں - بلکہ جب بھی ایک دوسرے کے سامنے ہوں - تو اپنی نظروں کو نیچا رکھیں ؎

سوم - غیر محرم مرد و عورت ایک دوسرے کے ساتھ خلوت میں اکیلے ملاقات نہ کریں ؎

اسلامی پردہ اور احمدی مستورات

ان تین اصولی حد بندیوں کے سوا اسلام پردہ کے متعلق کوئی حد بندی نہیں لگاتا - اور ایک مسلمان عورت ان ہر سہ حد بندیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر قسم کے جائز کاروبار اور جائز سیر وسیاحت اور دوسرے لوگوں کے ساتھ جائز اختلاط میں حصہ لے سکتی ہے - اور یہ ایک بہت ہی شکر کا مقام ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لائی ہوئی تعلیم کے ماتحت احمدی مستورات ان ہر سہ پابندیوں کو بالعموم خوب اچھی طرح سمجھتی اور ان پر دلی شوق کے ساتھ عمل کرتی ہیں - اور ہم بڑے فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں - کہ خدا کے فضل سے ہم اس معاملہ میں دوسروں کے لئے ایک صحیح اسلامی نمونہ ہیں - یعنی ہماری مستورات نہ تو پرانی طرز کے قیدیوں والے پردہ کی پابند ہیں - کہ انہیں اپنی چار دیواری سے باہر کی ہوا تک نہ لگے - اور ڈولی وغیرہ کے سوا گھر سے باہر قدم رکھنا حرام ہو - اور نہ ہی انہوں نے پردہ کی اسلامی حدود کو توڑ کر نئی روشنی کی بے پردگی کو اختیار کیا ہے - لیکن بایں ہمہ ابھی تک ہماری جماعت میں بھی بعض طبقوں میں بعض باتوں کے متعلق کسی قدر اصلاح کی ضرورت ہے - جس کی طرف ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو خاص توجہ دینی چاہیئے - ان باتوں میں سے میں اس نوٹ میں صرف برقعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں ؎

برقعہ اور اسلامی پردہ

برقعہ کے متعلق سب سے پہلے تو یہ جاننا چاہیئے - کہ برقعہ قطعاً اسلامی پردہ کا حصہ نہیں ہے - اور اگر کوئی عورت برقعہ کو ترک کرکے صرف ایک عام چادر کے استعمال پر کفائت کرے - تو اسلامی تعلیم کے لحاظ سے اس پر ہرگز کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا - اسلام کی غرض صرف یہ ہے - کہ عورت اپنی زینت کو (یہ یاد رکھنا چاہیئے - کہ زینت میں بدن اور لباس ہر دو کی زینت شامل ہے اور اسی طرح قدرتی اور مصنوعی زینت ہر دو زینت کے مفہوم میں داخل ہیں -) غیر محرموں سے چھپائے - خواہ یہ چھپانا چادر کے ذریعہ ہو یا برقعہ کے ذریعہ یا کسی اور مناسب ذریعہ سے - بلکہ حق یہ ہے - کہ برقعہ بہت بعد کی ایجاد ہے جس زمانہ میں اسلامی تعلیم نازل ہوئی تھی - اس زمانہ میں صرف چادر کا طریق رائج تھا - اور مسلمان عورتیں چادر ہی کے ذریعہ اپنی زینت کو چھپایا کرتی تھیں - پس جب خود برقعہ ہی اسلامی پردہ کا حصہ نہ ہوا - تو یہ سوال کہ برقعہ کیسا ہو - اور کیسا نہ ہو - اسے جہاں تک محض نفس برقعہ کا سوال ہے - اسلامی تعلیم سے قطعاً کوئی سروکار نہیں ہے - اگر ایک برقعہ اسلامی تعلیم کے منشاء کے مطابق عورت کی زینت کو چھپاتا ہے - تو خواہ اسکی ساخت کیسی ہو وہ ایک بالکل جائز چیز ہوگا - جس پر کسی شخص کو اعتراض کا حق نہیں ہے - اسی طرح برقعہ کے کپڑے اور اس کے رنگ کا سوال بھی ایک ایسا سوال ہے - جس میں اسلام قطعاً کوئی دخل نہیں دیتا ؎

پس جو لوگ محض برقعہ کے وجود پر یا اس کی ساخت پر یا اس کے رنگ پر اعتراض کرتے اور انہیں خلاف اسلام قرار دیتے ہیں۔ وہ یقینی طور پر غلطی خوردہ ہیں۔ جن کی رائے کی تائید میں کوئی صحیح سند نہیں مل سکتی۔ اور ہمارے احباب کو اس قسم کے فضول اور تنگ نظری کے اعتراضوں سے بچنا چاہیئے۔

خود برقعہ باعثِ زینت نہ ہو

البتہ ایک بات ہے۔ جو اس زمانہ کے بعض برقعوں کو اسلامی تعلیم کے لحاظ سے حدِّ اعتراض کے اندر لے آتی ہے۔ اور وہ کسی برقعہ کا خود باعث زینت ہونا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ برقعہ کی غرض و غائت عورت کے بدن۔ اور لباس کی قدرتی اور مصنوعی زینت کو چھپانا ہے۔ پس اگر کوئی عورت ایسا برقعہ استعمال کرتی ہے۔ جو اپنی ساخت یا کپڑے کی بناوٹ۔ یا کپڑے کے رنگ وغیرہ کی وجہ سے خود موجبِ زینت ہے۔ تو وہ یقیناً ایک خلافِ اسلام فعل کی مرتکب ہوتی ہے۔ جس سے اس کو پرہیز لازم ہے۔ مگر بدقسمتی سے اس زمانہ میں بعض حلقوں میں ایسے برقعے رائج ہو رہے ہیں۔ جو یقیناً قابلِ اعتراض حد کے اندر آتے ہیں۔ یعنی کوئی برقعہ تو اپنی ساخت کے لحاظ سے اور کوئی برقعہ اپنے کپڑے کی بناوٹ کے لحاظ سے۔ اور کوئی برقعہ اپنے رنگ کی شوخی کے لحاظ سے قابلِ اعتراض ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح جو چیز زینت کو چھپانے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ وہ خود زینت کا باعث بن جاتی ہے۔

یہ میلان ابتدا میں ان غیر احمدی مستورات میں شروع ہوا۔ جو ایک طرف تو اپنے واسطے پردہ کی حدود سے آزادی چاہتی تھیں۔ اور دوسری طرف ظاہرداری کے طور پر اسلام کا نام بھی رکھنا چاہتی تھیں۔ اس طرح انہوں نے اپنے لئے گویا ایک بین بین کی صورت تجویز کر لی تاکہ پردہ بھی رہے۔ اور زینت کا اظہار بھی ہو جائے۔ اور پھر ان مستورات کے اثر کے ماتحت بعض احمدی مستورات میں بھی یہ مرض پہونچ گیا۔ لیکن ظاہر ہے کہ ایسا برقعہ جو خود زینت کا باعث ہو قطعاً اسلامی پردہ کے مفہوم کو پورا نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے سراسر خلاف ہے۔ یہ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ عورت ایک خوبصورت قمیص زیب بدن کرے اور پھر اس قمیص کی خوبصورتی کو چھپانے کے لئے اس کے اوپر ایک اور خوبصورت قمیص پہن لے۔ بہر حال اس قسم کا زیبائشی برقعہ قطعاً اسلامی تعلیم کے خلاف ہے اور ہماری مستورات کو اس قسم کے برقعوں سے بالکل اجتناب کرنا چاہیئے۔ ہم ان کے برقعہ کی ساخت اور کپڑے اور رنگ میں دخل نہیں دیتے۔ لیکن اس بات کی قطعاً اجازت نہیں دے سکتے کہ برقعہ جو زینت کے چھپانے کے لئے مقرر ہے۔ وہ خود زینت کا باعث بن جائے۔ کیونکہ ایسا طریق اسلامی تعلیم کے صریح خلاف ہے۔ اور مزید برآں اس میں یہ بھی خطرہ ہے۔ کہ برقعہ کے اندر بھی عورتوں کی ایک حد تک شناخت ہو جاتی ہے۔ اور گو افراد کا پتہ نہ چلے مگر اس حد تک پتہ چل جاتا ہے کہ یہ عورت کس طبقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ حالانکہ ایسا علم بعض حالات میں فتنہ اور شرارت کا ذریعہ بنایا جا سکتا ہے۔

اسی اصول کے ماتحت گزشتہ ایام میں نظارت تعلیم و تربیت کی تحریک پر لجنہ اماء اللہ قادیان نے یہ قانون بنایا تھا۔ کہ آئندہ لجنہ کی کوئی ممبر سفید اور سیاہ رنگ کے سوا کسی قسم کا برقعہ استعمال نہ کرے۔ اور ان دو رنگوں میں بھی یہ شرط ملحوظ رہے کہ برقعہ کا کپڑا اپنی بناوٹ وغیرہ کے لحاظ سے اپنے اندر کسی قسم کی سجاوٹ نہ رکھتا ہو۔ بلکہ بالکل سادہ ہو۔ جس کی غرض محض زینت کا چھپانا ہو۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ لجنہ نے یہ قانون پاس کر کے پھر اس کی سختی کے ساتھ نگرانی نہیں کی۔ چنانچہ ابھی تک بعض مثالیں اس کے خلاف پائی جاتی ہیں۔ مگر اس جگہ میری غرض لجنہ کی کسی غلطی کی طرف اشارہ کرنا نہیں ہے۔ بلکہ غرض یہ ہے۔ کہ ہماری جماعت میں بلا استثناء لجنہ ہو۔ یا غیر لجنہ قادیان ہو۔ یا غیر قادیان یہ طریق مدنظر رہنا چاہیئے۔ کہ کسی احمدی عورت کا برقعہ ایسا نہ ہو۔ جو کسی جہت سے بھی زینت کو چھپانے کی بجائے خود زینت کا موجب سمجھا جائے۔ بے شک اگر ایک عورت میل خورہ ہونے کی وجہ سے سیاہ رنگ کو زیادہ پسند کرتی ہے تو وہ سیاہ رنگ کا برقعہ استعمال کرے۔ لیکن برقعہ خواہ سفید ہو۔ یا سیاہ کسی صورت میں اس کی ساخت اور کپڑا اور رنگ باعثِ زینت نہیں ہونے چاہئیں۔ مثلاً ہو سکتا ہے۔ کہ ایک برقعہ ہے تو سفید یا سیاہ رنگ کا مگر اس کے کپڑے میں بیل بوٹوں اور پھولوں وغیرہ سے سجاوٹ کی گئی ہے۔ یا کوئی سجاوٹ تو نہیں ہے مگر ویسے اس کا رنگ ہی ایسا شوخ۔ اور چمکدار ہے۔ کہ وہ زینت کا باعث سمجھا جا سکتا ہے۔ اور لوگوں کی نظروں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ تو وہ باوجود محض سفید یا سیاہ ہونے کے قابلِ اعتراض ہوگا۔ کیونکہ وہ بجائے زینت کو چھپانے کے خود زینت کا باعث ہے۔ اور اس کا استعمال اس غرض کو پورا نہیں کرتا۔ جو چادر یا برقعہ کے استعمال میں اسلام نے مقرر کی ہے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ اسلام نے چادر اور برقعہ کی بناوٹ یا تفاصیل میں تو بے شک دخل نہیں دیا۔ مگر بہرحال اسلامی تعلیم کے ماتحت وہ ایسے ہونے چاہئیں۔ جو پردہ کی شرائط کو پورا کرنے والے ہوں۔ پردہ کی اسلامی شرائط کی روشنی میں میں سمجھتا ہوں۔ کہ ایک برقعہ میں مندرجہ ذیل باتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

برقعہ کیسا ہونا چاہیئے

۱۔ برقعہ کی ساخت خواہ ویسے کسی قسم کی ہو۔ مگر بہرحال وہ ایسی ہونی چاہیئے۔ کہ برقعہ اسلامی پردہ کی غرض و غایت کے ماتحت عورت کے بدن اور لباس کی زینت کو چھپانے والا ہو۔ اور بدن یا لباس کا کوئی حصہ جو چھپانے کے قابل ہے وہ ننگا نہ رہے۔ نیز برقعہ ایسا تنگ بھی نہ ہو۔ کہ اس کی تنگی کے باعث عورت کے بدن کی ساخت ظاہر ہونے لگے۔

۲۔ برقعہ کا کپڑا ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ جو خود زینت کا موجب ہو۔ مثلاً پھولدار کپڑا یا شوخ چمکدار رنگ کا کپڑا ناجائز سمجھے جائیں گے۔

۳۔ برقعہ کسی رنگ کا ہو سکتا ہے لیکن چونکہ سیاہ اور سفید کے سوا باقی رنگوں میں بالعموم کسی نہ کسی جہت سے زینت کا دخل آ جاتا ہے۔ اس لئے حتے الوسع صرف انہی دو رنگوں پر اکتفا کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی اور رنگ ایسا ہو۔ جس میں کسی جہت سے زیبائش اور خوبصورتی کا دخل نہ سمجھا جائے۔ تو اس میں ہرج نہیں ہے مگر بہتر یہی ہے۔ کہ انہی دو رنگوں پر اکتفا کی جائے۔ تاکہ ٹھوکر کا امکان نہ رہے۔

۴۔ کسی اور جہت سے بھی برقعہ زینت کا موجب نہیں ہونا چاہیئے۔

اگر ہماری بہنیں برقعہ کے متعلق ان چار شرائط کو ملحوظ رکھیں۔ اور ہمارے بھائی اپنی مستورات سے ان شرائط کی پابندی کرائیں۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ جہاں تک برقعہ کا تعلق ہے۔ ہم صحیح اسلامی پردہ پر قائم ہو جاتے ہیں۔ اور کسی شخص کو ہمارے خلاف اعتراض کرنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ قادیان اور بیرونجات کی لجنات بھی اپنے اپنے حلقہ میں ان شرائط کی پابندی کروانے کی طرف توجہ دیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ اور ہر بات میں اپنی رضا کے رستہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین پردہ کے بعض دوسرے پہلوؤں کے متعلق انشاء اللہ کسی اور وقت عرض کروں گا۔ [illegible]

آیت استخلاف کے رو سے خلفاء راشدین کی عظمت و شان

اللہ تبارک و تعالیٰ نے خلافت کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے آیت استخلاف وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم کو قرآن میں ایسے موقع و محل پر رکھا ہے۔ کہ منکرین خلافت کو کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں۔ مثلاً اس آیت سے پہلے اور پیچھے اللہ اور رسول کی اطاعت کو بار بار بیان فرما کر نبوت و رسالت سے خلافت کو مربوط کر دیا ہے۔ جیسے فرمایا۔ وَیَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ ..... اِنَّمَا کَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْٓا ..... اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ .... قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ..... پھر فرمایا۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ ..... وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ..... وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

آیت استخلاف کو درمیان میں رکھنے سے سوائے اس کے اور کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ کہ نبوت و خلافت کو آپس میں ایسی شدید طور پر جڑی ہوئی چیزیں بتایا جائے۔ جس طرح ایک زنجیر کی دو کڑیاں ایک کا انکار دوسری کے انکار کو مستلزم کرتی اور ایک کا اقرار دوسری کے اقرار کی موجب ہے۔

ان آیات کریمہ سے ذیل کی باتیں استدلال پذیر ہوتی ہیں۔

(۱) نبوت کے ہاتھ پر اکٹھے ہونے کے بعد ایک فریق منہ پھیر کر اپنے پہلے عقائد پر لوٹ جاتا ہے۔ جیسے فرمایا۔ ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ

(۲) منہ پھیرنے والوں کو غیر مومن کہا۔ اور ایمان پر قائم رہنے والوں کو مومن کہا۔ وما اولٰئک بالمؤمنین۔

(۳) جب کسی جھگڑا اور مخاصمہ کی بنا پر کمزور طبائع والے پھسل جاتے ہیں۔ تو وہ فیصلہ کی طرف باوجود بلائے جانے کے رُخ نہیں کرتے۔ اور خدا اور رسول سے آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ مُّعْرِضُوْنَ

(۴) خلافت جب کسی وجود مبارک میں ظہور پذیر ہو تو اس کے لئے عزل جائز نہیں۔ جیسے فرمایا وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم۔ وعدہ نہیں ٹلتا۔ وعید ٹل سکتا ہے۔ اگر عزل جائز ہو تو نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ پر یہ الزام آتا ہے۔ کہ اس نے ایک ایسے شخص کو خلافت کی باگ دوڑ دیدی۔ جس کے متعلق اس کو علم تھا۔ کہ کچھ عرصہ کے بعد اس میں اہلیت خلافت نہیں رہیگی۔

علاوہ ازیں لفظ کما استخلف الذین من قبلھم سے واضح ہے۔ کہ جب پہلے کسی خلیفۃ اللہ کا عزل نہیں ہوا تو آج کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ خلیفہ خلافت سے معزول کیا جا سکتا ہے پہلے ثابت کرنا چاہئیے۔ کہ خلفائے راشدین میں سے کس نے عزل اختیار کیا

(۵) ان آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایمان با لرسالت عند اللہ حقیقی ایمان نہیں۔ جب تک خلافت پر (جو نبوت کی ہدایت اور روشنی کو ٹارچ کی طرح دور تک پہنچاتی ہے۔) یقین و ایمان نہ ہو ورنہ سیاق و سباق میں اطاعت رسول کی آیات کریمہ نازل فرمانے میں اور کیا بھید تھا؟

(۶) خلیفوں والے دین سے ہی خدا راضی ہوگا۔ اور اُسی فریق کو تمکین دین حاصل ہوگی۔ جس میں خلافت قائم ہے۔ ولیمکنن لھم دینھم میں ھم کی ضمیر خلفاء والی جماعت کی طرف ہے۔ جس سے مراد ہے کہ صرف ان کا دین ہی دین صحیح ہوگا۔ اگر شیخ مصری اس آیت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جیسا کہ انہوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو چاہئیے کہ وہ سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور خلیفہ کا وجود ثابت کریں۔ کہ وہ دنیا کے کس گوشے میں پایا جاتا ہے۔

واضح رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ میرے بعد میرے خلفاء ہوں گے۔ جیسے فرمایا۔ ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفاءہ الی ارض دمشق خلفاء جمع ہے جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ایک نہیں بلکہ کئی خلیفے ہوں گے۔ کم از کم تین پر خلفاء کا لفظ اطلاق پاتا ہے۔

دراصل قرآن کریم کے معجزات میں سے ایک یہ ہے کہ جُوں جُوں زمانہ گذرتا جاتا ہے۔ اس کی صداقت دوبالا ہوتی جاتی ہے۔ چنانچہ اگر پہلے اسلام سپین تک پہنچا۔ اور شیطان نے اس کے خلاف زور لگایا۔ تو خدا نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اچھا اب اسلام ادھر امریکہ تک اور ادھر جاپان تک پھیلے۔ پہلے اگر بعض انبیاء کو قتل کیا گیا۔ تو پھر خدا تعالےٰ نے مثیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اور کہا۔ کہ لگا لو زور۔ واللہ یعصمک من الناس وہ تجھے ہرگز قتل نہیں کر سکیں گے۔ پہلے آدم کو جنت سے نکالا گیا۔ تو یہ آدم بنی نوع انسان کو جنت میں داخل کرنے کے لئے آیا۔ پہلے مسیح علیہ السلام کو سُولی دی گئی تو یہ مسیح ثانی علیہ السلام اس کا بدلہ لینے آئے پہلا موسیٰ فرعون کے ہاتھوں نکالا گیا۔ تو دوسرا موسیٰ قادیانی نہ ایک بلکہ تمام بڑے بڑے متکبر فراعنہ کو ہلاک کرنے آیا۔

اسی طرح پہلے خلفاء کو دشمنوں کی طرف سے بعض تکالیف پہنچیں۔ مگر اب خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ دشمنوں کو ناکام اور خلفاء کو کامیاب و بامراد کرے۔

علاوہ ازیں جبکہ قرآنی پیشگوئی لیظھرہ علی الدین کلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے پوری ہوئی۔ تو اس کو تمام دنیا میں جو وجود پھیلا رہا ہے وہی ہے جو مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء کا مصداق

انڈین ایر فورس میں بھرتی

انڈین ایر فورس کے لئے Air Craft Hand کی آسامیوں کے لئے مورخہ ۵ اپریل ۱۹۳۸ء کو ڈرگ روڈ کراچی میں بھرتی ہوگی۔ امیدوار کم از کم میٹرک پاس ہوں۔ عمر ۱۸ سال سے ۲۱ سال تک ہونی چاہئیے صحت قد چھاتی وغیرہ کیلئے وہی شرائط ہیں جو فوج میں بھرتی کیلئے ہیں مکینکل لائن کا تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائیگی۔ ابتدائی تنخواہ مبلغ تیس روپے معہ وردی و راشن ہوگی۔ ترقی کی بہت گنجائش ہے۔ ایسے نوجوان جو ان شرائط کو پورا کرتے ہوں اور ان کی صحت بھی خصوصاً اچھی ہو وہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کی چٹھی لے کر پہنچ جائیں۔ سرٹیفکیٹ ساتھ ہونے چاہئیں۔ ڈاکٹر بدر الدین احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ۔ بندر روڈ بالمقابل مولوی نیا

قابل توجہ سیکرٹریان تحریک جدید

احباب کو علم ہو چکا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جملہ جماعت ہائے احمدیہ دو مزید عہدیداران کا انتخاب کریں۔ (۱) سیکرٹری تحریک جدید۔ (۲) سیکرٹری مال تحریک جدید۔ لہذا احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس کام کو نہایت سرعت سے سرانجام دیں۔ اور جو دوست منتخب ہوں۔ ان کے مکمل پتوں سے دفتر تحریک جدید اور دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید کو اطلاع دیں۔ تاکہ آئندہ خط و کتابت کرنے میں آسانی ہو۔ اور ان کو ہدایات ارسال کی جا سکیں۔ سیکرٹری تحریک جدید کے فرائض میں سے مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابل توجہ ہیں۔ امید ہے کہ منتخب شدہ عہدداران اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے۔

۱- احباب جماعت کو بہت جلد تحریک کر کے ان سے حسب استطاعت اوقات وقف کرائیں۔ اور جو دوست بیس دن سے زائد عرصہ وقف کریں۔ ان کی اطلاع فوراً دفتر تحریک جدید میں بھجوا دیں۔ کہ وہ کس تاریخ سے عرصہ وقف کرتے ہیں۔

۲- فارغ نوجوانوں کو اپنی زندگیاں تحریک جدید کے نئے دور کی شرائط کے ماتحت وقف کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ تاکہ اگر وہ سلسلہ کے لئے موزوں ہوں تو ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

۳- احباب کو سادہ زندگی کی شرائط کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔

۴- اپنی جماعت کی طرف سے من حیث الجماعت ان پانچوں مطالبوں میں اپنے آپ کو پیش کرنے کی اطلاع بھجوائیں۔ اور اگر کوئی دوست اپنے آپ کو ان شرائط کی پابندی کے لئے تیار نہ پاتے ہوں۔ تو ان کے استثناء سے دفتر تحریک جدید کو اطلاع دیں۔ کہ سوائے ان کے باقی سب جماعت کے احباب اپنے آپ کو ان امور کے لئے پابند سمجھتے ہیں۔

۵- اپنے گاؤں یا اپنے محلہ کی صفائی کی طرف دوستوں کو ہفتہ وار توجہ دلا کر اس کی پابندی کرائیں۔ خود بھی شامل ہوں اور دوسروں کو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کے لئے آمادہ کرتے رہیں۔

۶- تفصیلی ہدایات جو حضور نے بذریعہ خطبات بیان فرمائی ہیں۔ ان کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ اور خطباء کو تحریک جدید کے مطالبات خطبہ جمعہ میں بیان کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔

۷- یوم تحریک جدید کے موقعہ پر بذریعہ جلسہ جملہ احباب جماعت کو ان مطالبات کی طرف توجہ دلانے کا انتظام فرمائیں۔

۸- دفتر تحریک جدید کو اپنی کارگذاری سے ماہوار اطلاع دیتے رہیں۔

نوٹ:- جب تک کوئی خاص فارم نہیں تیار کئے جاتے سادے کاغذ پر کارروائی کی اطلاع دیتے رہیں۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

اعلان نکاح

۲۷ فروری عزیز محمد شفیع ولد ماسٹر غلام محمد صاحب قادیان (حال بھنگی) ضلع شیخوپورہ کا نکاح مسمات مہراں بی بی دختر مستری مولا بخش صاحب لاہور نیو ان کٹرا سے بعوض مبلغ تین سو روپیہ مہر جو عند الطلب ادا کر دیا جائے گا۔ مولوی عبد الاحد صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔

خاکسار:- نبی بخش احمدی۔ لاہور

انسپکٹران بیت المال کیلئے ضروری اطلاع

انسپکٹران بیت المال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے دورہ کی ہفتہ وار رپورٹیں باقاعدہ مرکز میں روانہ کرتے رہیں۔ رپورٹ میں مندرجہ ذیل اندراج ہونے چاہئیں

تاریخ کس جگہ تھے

مختصر کوائف مگر یہ خیال رہے کہ کوئی تاریخ رہ نہ جائے۔ ہفتہ کی تقسیم اس طرح ہو۔ یکم سے ۷ تک ۸ سے ۱۵ تک ۱۶ سے ۲۳ تک ۲۴ سے اخیر مہینہ تک۔

نیز وصولی چندہ و بقایا کے لئے حتی الوسع کوشش کی جائے۔ تاکہ اپریل کے اخیر تک جملہ جماعتوں کے بجٹ کے مطابق وصول ہو جائے۔ مستورات کے بجٹ اور وصولی کے متعلق خاص طور پر توجہ دی جائے۔

ناظر بیت المال

رسالہ محشر خیال کا افسانہ نمبر
مُفت منگا لیجئے
کیف آور ——— روح پرور ——— دلچسپ اور حیرت انگیز ——— علمی ادبی سیاسی تاریخی
محبت و الفت ——— حسن و عشق ——— عیش و نشاط ——— غم و الم ——— صبح بنارس
اور شام اودھ کے تعجب انگیز اور مذاحیہ افسانے اور ڈرامے ——— تڑپا دینے والی نظمیں اور محو کر دینے والی غزلیں
ایک درجن خوبصورت اور حسین تصویریں ——— اور لاجواب کارٹون ———
پر یہ ڈیڑھ سو صفحات کا بیش قیمت اور انتہائی ضخیم نمبر مفت پیش کیا جا رہا ہے۔ اور سونے پر سہاگہ یہ کہ اس قیمتی اور
یادگار نمبر کے ساتھ ایک لاجواب اور حیرتناک جاسوسی ناول "شمیم و بہرام" (مصنفہ جادو نگار محمد رحیم سمن دہلوی)
بھی بالکل مفت دیا جائے گا
اردو کا یہ شاہکار ناول دورِ جدید کے ڈاکوؤں کی حیرت انگیز فطرت اور ان کی فریب کاریوں کے خطرناک حالات کا اس قدر دل ہلا دینے والا مرقع ہے۔ کہ آپ بغیر ختم کئے ہاتھ سے نہ رکھ سکیں گے اسکی قیمت ایک روپیہ چار آنے ہے اور اس قدر مقبول ہوا ہے کہ کئی بار چھپا اور ختم ہو گیا۔ اب "محشر خیال" کا انقلاب انگیز نمبر اور اردو کا یہ بے مثال ناول ان لوگوں کو بالکل مفت پیش کیا جائیگا جو اس مہینے میں صرف ایک روپیہ ایک سال کے رسالہ کا چندہ اور پانچ آنے محصول کتاب جملہ ایک روپیہ پانچ آنے بذریعہ منی آرڈر بھیجکر سال بھر کے لئے "رسالہ محشر خیال" کے خریدار بن جائیں گے۔ جو عرصہ دراز سے ادب کی نہایت ٹھوس خدمت کر رہا ہے اور جو اس قدر مقبول ہے کہ ہندوستان کے علاوہ ہندوستان کے باہر بھی بہت دور دور جاتا ہے کیونکہ اس کا ہر معمولی نمبر بھی انتہائی دلچسپ مضامین اور نہایت دیدہ زیب تصاویر سے مزین کیا جاتا ہے۔ اور پابندیٔ وقت کیساتھ ہر ماہ شائع ہوتا ہے۔ ایک روپیہ پانچ آنے کی حقیر رقم میں اس قدر بیش قیمت کتابیں اور سال بھر تک ہر مہینہ محشر خیال کے دلچسپ نمبر آپ کو بھیجے جائیں گے۔
یہ رعایت صرف منی آرڈر بھیجنے والوں کے لئے ہے۔ وی۔ پی صرف ان صاحبان کو بھیجے جائیں گے جہاں ڈاک خانہ نہ ہو۔ لیکن یہ واضح رہے کہ وی پی میں ایک روپیہ دس آنے خرچ ہو جائیں گے۔
منیجر رسالہ محشر خیال - اردو بازار دہلی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

بیت المقدس ۲۲ فروری۔ اطلاع مظہر ہے۔ کہ یافا اور حیفہ کے کئی مسلمان ججوں کو معاندانہ سرگرمیوں کے الزام میں گرفتار کر کے نظر بند کر دیا گیا ہے۔ نیز ہائی کمشنر فلسطین نے سپریم کونسل کے ایک مسلمان ممبر کو ناقابلیت کی بنا پر موقوف کر دیا ہے۔

امرتسر ۲۲ مارچ۔ امرتسر سٹی کانگرس کے عہدیداران کے انتخاب کے وقت سخت ہنگامہ بپا ہو گیا۔ اور فریقین باہم گتھم گتھا ہو گئے۔ ایک بیان کے دوران میں ایک کانگرسی نے کہا۔ کہ موجودہ انتخاب ناجائز ہے۔ کیونکہ کرایہ پر منگائے ہوئے شراب سے بدمست آدمیوں نے لوگوں کو اپنے حقوق کے استعمال سے باز رکھا تھا۔

جنیوا ۲۲ مارچ۔ جرمنی نے مجلس اقوام کو مطلع کیا ہے۔ کہ چونکہ اب آسٹریا کا علیحدہ وجود نہیں رہا۔ اس لئے اب اسے مجلس اقوام کا رکن تصور نہ کیا جائے۔

لاہور ۲۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ لاہور میں کمسن بچوں کے اغوا کی وارداتوں کی روک تھام کے لئے چند پولیس افسروں پر مشتمل ایک عملہ مقرر کیا گیا ہے۔ آج بھی ایک کمسن لڑکی کو اغوا کرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سناتن دھرم ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر کی آٹھ سالہ لڑکی سکول سے واپس آ رہی تھی۔ تو ایک شخص نے اسے اٹھا لے جانے کی کوشش کی۔ مگر بعض لوگوں نے اسے بچا لیا۔

نئی دہلی ۲۲ مارچ سر سکندر حیات خان نے دہلی میں اپنے قیام کے دوران میں مسجد شہید گنج کے مسئلہ پر مرکزی اسمبلی کے غیر مسلم ممبروں سے گفت و شنید کی۔ اور اس قضیہ کے حل کے لئے ان کے سامنے یہ تجویز پیش کی۔ کہ مسجد شہید گنج کے منہدم حصہ کو پبلک پارک میں تبدیل کر دیا جائے۔

کلکتہ ۲۲ مارچ۔ آج مسٹر گاندھی نے لارڈ بریبورن گورنر بنگال سے پونے دو گھنٹے تک تبادلہ خیالات کیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گفتگو قیدیوں کی رہائی کے متعلق تھی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گورنر بنگال نے گاندھی جی سے کہا۔ کہ اگر متعلقہ وزیر سیاسی قیدیوں کے آئندہ چال چلن کے متعلق مطمئن ہے۔ تو وہ اپنی ذمہ داری پر انہیں رہا کر سکتا ہے۔

لکھنؤ ۲۲ مارچ مسٹر ظہیر الدین فاروقی (مسلم لیگ) نے یوپی اسمبلی میں ایک تحریک التوا پیش کی۔ کہ حکومت یوپی قیام امن اور عوام کی جان و مال کے تحفظ میں ناکام رہی ہے۔ سپیکر نے تحریک پیش کرنے کی اجازت دیکر ۴ بجے کا وقت مقرر کیا۔ پنڈت پنت وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں تحریک پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت فرقہ وار فسادات کے انسداد کا مصمم ارادہ کئے ہوئے ہے فساد کی اصل وجہ یہ ہے کہ مسلم لیگ کے ارکان یہ پراپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ کہ ہندو مسلمانوں کی نمائندگی نہیں کر سکتے۔ آخر تحریک رائے شماری کے بغیر مسترد ہو گئی۔

لاہور ۲۲ مارچ۔ آج پنجاب اسمبلی میں صحت عامہ کے مطالبات زیر بحث ہوئی ایک ممبر نے تحریک تخفیف پیش کی بحث کے دوران میں حزب مخالف کے مختلف ارکان نے حکومت کی پالیسی پر شدید نکتہ چینی کی اور کہا۔ کہ وبائی امراض کے انسداد کے لئے حکومت بے پروائی برت رہی ہے۔ آخر میں میاں عبد الحی وزیر تعلیم نے تقریر کی۔ جس میں ارکان کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ بالآخر تحریک تخفیف گر گئی اور اصل مطالبہ زر پاس ہو گیا

نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ آج فنانس سکرٹری نے کونسل آف سٹیٹ میں گورنر جنرل کا تصدیق کردہ فنانس بل پیش کیا۔ کانگرس پارٹی اور پروگریسو پارٹی کے تمام ارکان ہاؤس سے واک آؤٹ کر گئے ان ہر دو پارٹی کے لیڈروں نے بیان دیا۔ کہ وہ بل پر بحث میں حصہ نہیں لینگے مگر رائے شماری کے وقت اس کی مخالفت کریں گے۔ ایک مرحلہ پر ایوان میں ہنگامہ ہو گیا۔ جس کی وجہ سے اجلاس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کرنا پڑا۔ انجام کار جب آرا شماری کی گئی۔ تو ۲۷ ووٹوں اور ۵ کی مخالفت سے بل منظور ہو گیا۔

کلکتہ ۲۲ مارچ۔ آج بنگال اسمبلی میں حزب مخالف کی طرف سے مطالبات زر میں تحریک تخفیف پیش کی گئی۔ لیکن وہ ۹۶ کے مقابلہ میں ۱۱۲ ووٹوں سے مسترد ہو گئی اور تمام مطالبات زر منظور ہو گئے۔ حزب مخالف کے ۹۶ ووٹوں میں پرجا پارٹی کے ان ارکان کے ووٹ بھی شامل تھے۔ جو تمیز الدین کی زیر قیادت حزب مخالف میں شامل ہو گئے ہیں۔

لکھنؤ ۲۲ مارچ۔ وزیر اعظم یوپی نے اسمبلی کے آج کے اجلاس میں صوبہ کی فرقہ وارانہ صورت حالات کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ بنارس اور الہ آباد سے اطمینان بخش اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ بنارس میں نوے فیصدی دکانیں کھلی ہیں۔ کرفیو آرڈر کے اوقات کم کر دیئے گئے ہیں۔ الہ آباد میں کل دوپہر کے بعد کوئی حملہ نہیں ہوا۔ پولیس کے انتظامات خاطر خواہ ہیں۔ ڈپٹی کمشنر نے شہر کا دورہ کر کے اطلاع دی ہے کہ شہر میں ۷۵ فیصدی دکانیں کھلی ہیں۔ حکام ابھی تک احتیاطی تدابیر اختیار کئے جا رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا خیال ہے۔ کہ مزید ہنگامہ ہونے کی صورت میں محلوں میں تعزیری پولیس بٹھا دی جائے گی۔

شیخوپورہ ۲۲ مارچ۔ مذہبی سکھوں نے گوردواروں کے نظم و نسق میں حصہ لینے کے لئے جو دیوان منعقد کیا تھا۔ پولیس نے حفظ ماتقدم کے طور پر بعض مذہبی سکھوں کو گرفتار کر لیا تھا۔ اور دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی تھی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مذہبی سکھوں نے اس امتناعی حکم کی خلاف ورزی کے لئے سول نافرمانی شروع کر دی ہے۔ اس وقت تک پچاس رضاکار گرفتار ہو چکے ہیں۔

واشنگٹن ۲۲ مارچ۔ پولینڈ کے سفیر متعینہ واشنگٹن نے اعلان کیا ہے کہ پولینڈ روس کو اجازت نہیں دیگا۔ کہ وہ پولینڈ سے گزر کر جرمنی پر حملہ کرے لتھونیا سے اتحاد کے بعد پولینڈ اس قابل ہو گیا ہے۔ کہ بحیرہ بالٹک سے بحیرہ اسود تک ایک غیر جانبدار علاقہ قائم کرے۔

کوناس ۲۲ مارچ۔ لتھونیا کے وزیر اعظم نے جو آج کل زیورچ میں ہیں ٹیلیفون کے ذریعہ اپنے مستعفی ہونے کی اطلاع صدر مجلس آئین ساز کو دیدی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ لتھونیا کی کابینہ کے باقی ارکان بھی مستعفی ہو جائیں گے

لکھنؤ ۲۲ مارچ "پائینیر" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ موضع ابراہیم پور ضلع بنارہ بنکی میں ہولی کے آخری دن فرقہ وار فساد ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں بہت سے لوگ زخمی ہوئے۔

لاہور ۲۲ مارچ۔ یونیورسٹی ہال کے سامنے کے باغ میں سر ڈولنر سابق وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کے مجسمہ کے گلے میں جوتیوں کا ہار ڈالنے کے الزام میں مقامی پولیس نے ایک میٹرک فیل طالب علم کا زیر دفعہ ۲۹۴ تعزیرات ہند چالان کیا۔ عدالت نے ملزم کو تین ماہ قید سخت کی سزا دی۔

نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں مسٹر سری پرکاش کے ایک سوال کے جواب میں سر ہنری کریک نے کہا۔ کہ قریباً ۷۵ ہزار مویشی ہر سال برطانی فوجوں کے لئے گوشت مہیا کرنے کے لئے ذبح کئے جاتے ہیں

نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے ڈاکٹر گوپی چند بھارگوا اور ڈاکٹر ستیہ پال کو بذریعہ تار دہلی بلایا ہے تاکہ پنجاب کانگرس کے دو گروہوں کے اختلافات کو دور کرنے کی کوشش کی جائے

امرتسر ۲۲ مارچ۔ ماسٹر تارا سنگھ صدر شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ چونکہ اسمبلی میں شہید گنج بل پیش کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اس لئے سکھوں کو چاہئے۔ کہ ۲۷ مارچ کو یوم شہید گنج نہ منائیں۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی